دعوت اسلامی

مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمان نہیں ہے

(قسط سوم)

از: سید محمد حسینی اشرفی مصباحی، چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہیں بڑی نازک بارگاہیں ہوتی ہیں ادنیٰ سی بے ادبی و گستاخی ایمان کو اکارت و برباد کردیتی ہیں لاکھ وہ عبادت کرے اور علم و عمل پر ناز کرے سنتوں پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرے ایمان کے نکل جانے کے ان بعد تمام چیزوں کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ اسی لئے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں یہ کہا گیا ہے سچ ہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں اونچا بولنا سوء ادبی ہے چہ جائیکہ ایسے الفاظ استعمال کرنا جن میں حقارت کے معنی بھی آتے ہوں سخت حرام و ناجائز ہے اگر جان بوجھ کر استعمال کیا تو کھلا کفر ہے۔ اسی لئے پچھلے سنی آواز کے دو شماروں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے لفظ ''میٹھا'' استعمال کرنے پر سیر حاصل بحث کی تھی۔ یہ موجب کفر و ضلالت ہے۔ دعوت اسلامی والے اس لفظ کو سرکار پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بڑی بے باکی سے استعمال کرتے ہیں۔ ان پر جو حکم شرع ہے اسکو ہم نے پچھلے شماروں میں بیان کردیا۔ اب مزید اسپر تفصیلی فتویٰ ہم اگلے صفحات میں درج کررہے ہیں اس کی روشنی میں پھر ہم بانی دعوت اسلامی اور ان کے حلقہ بگوش اطاعت شعار فرمانبردار علما کہلانے والوں سے کہیں گے اب وہ کسی پس وپیش کے توبہ ورجوع کرلیں ورنہ ان کا معاملہ کفر تک پہنچیگا، جن جن ذرائع سے میٹھا کہا گیا انھیں ذرائع سے توبہ ورجوع کا اعلان کریں۔

کسی بھی جماعت کا سربراہ وقائد عالم کو ہی بنانا چاہئے۔ وہ علمی نزاکتوں، احکام شرع ایمان وعقیدے کی باریکیوں کا جانکار ہوتا ہے۔ دعوت اسلامی کے سربراہ ایسے شخص کو بنایا گیا جو عالم نہیں۔ وہ شخص علم نہ ہونے کے ساتھ ساتھ تحکم کا جذبہ رکھتا ہے۔ جبکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فتاویٰ رضویہ جلد نو ہم صفحہ نمبر ۱۱۷) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:..... ''جاہل کو اپنا عالم سمجھنا ضلالت انجام ہے''۔

سب سے پہلے اس شخص نے اپنی جماعت کے ماننے والوں کو علماء سے دور رہنے کی ہدایت کی۔ اگر وہ واقعی دین کے جانکار ہوتے تو علماء اہلسنت سے دور رہنے کی بات ہرگز نہیں کرتے انھیں معلوم تھا کہ میں تو عالم اہلسنت نہیں ہوں، یقینی بات ہے۔ مجھ سے وہ علمی غلطیاں سرزد ہوں گی اسپر علماء گرفت کریں گے اس سے بات نہیں بنے گی لہٰذا علماء کرام سے نفرت و دوری کا جذبہ اپنے ماننے والوں کے دلوں میں بھر دیا۔ صرف ان علما سے رابطہ رکھا گیا جو ان کی غلطیوں کو نظر انداز کرکے اطاعت وفرمانبرداری کے جذبے سے وفاداری کا جذبہ رکھتے ہیں۔ جیسے ایک ناگپوری مفتی صاحب۔ اور یوپی کے ایک بڑے مدرسہ کے جذبہ غلامی رکھنے والے علماء۔ علم کے باوجود سربراہ

دعوت اسلامی کے ہاتھوں ذلیل ورسوا ہونے کے ساتھ لجاجت میں لگے ہوئے ہیں وہ اسپر فخر محسوس کرتے ہیں۔

دعوت اسلامی کو اسکے اصل بانی حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے مقابل اسکے ردوابطال کے لئے قائم کیا تھا۔ اور سربراہ الیاس عطار صاحب کو بنادیا۔ اس میں کیا حکمت تھی وہی جانتے تھے۔

یہ سربراہ بنتے ہی اپنی میٹھی میٹھی اداؤں سے چھا جانے میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ اپنی جماعت کو ایسے ماحول میں لادیا کہ اسکا پورا وجود ہی صلح کلیت کے ڈھانچے میں ڈھل گیا۔ ہمارا اصل سرمایا بے دینوں اور مرتدوں سے خدائے تعالیٰ کے لئے دشمنی کا جذبہ رکھنا ہے۔ اسی سربراہ دعوت اسلامی نے اپنی جماعت کے قیام کے بعد تقریباً ۲۸ سال سے بے دینوں اور مرتدوں سے نفرت کا جذبہ ختم کردیا۔

دھیرے دھیرے وہابیوں دیوبندیوں، صلح کلیوں سے نفرت ودوری کے جذبہ کو ختم کردیا۔ پر یہ بھول گئے کہ ان سے نفرت ہم اہلسنت کا شعار ہے۔ اسی کو فنا کرنے کی ناپاک کوشش میں لگے رہے۔ آج کھلم کھلا دعوت اسلامی کے کم علم بلکہ ناخواندہ مبلغین تو اپنی جگہ پر ہیں علما کہلانے والوں نے الیاس عطار صاحب کی اطاعت وفرمانبرداری میں حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ کو ذہنوں سے ہٹادیا۔ جب سے دعوت اسلامی پیدا ہوئی جو بچہ ۷۔۸ سال کا تھا آج وہ ۳۰۔۳۵ سال کا ہوگیا اس بچے کے ذہن میں اکابر علماء دیوبند کی تکفیر اور دیگر باطل ومرتد جماعت سے نفرت ودوری کیوں کر ہو وہ جانتا ہی نہیں۔ ماحول ایسا بنایا کہ اپنی دوکان چمکانے کے لئے اور دنیائے اہلسنت میں چھا جانے کے لئے تجارت کے طور پر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور عطار صاحب چھا جاتے ہیں۔ آئیڈیل کے طور پر عطار صاحب کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بے دینوں اور مرتدوں سے نفرت کا جذبہ دلوں سے نکالنے میں مصروف ہوگئے۔ کیا یہ جماعت صلح کلیت کا ایسا ہی ماحول دنیا میں قائم کرنے میں لگاتار مصروف نہیں ہیں؟ جن میں ایک ناگپوری غلام عطار مفتی صاحب اور ایک یوپی کے بڑے مدرسے کے چند بے وفا وغلامان عطار علماء شامل ہیں۔

دعوت اسلامی نے بے دینوں اور مرتدوں وصلح کلیوں سے نفرت کا جذبہ دور کردیا۔ کہ یہ لوگ حرمین مقدسین میں نجدی اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراھیت ونفرت نہیں رکھتے۔ ہم نے متعدد بار حج اور زیارت روضۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان دعوت اسلامی والوں کو نجدیوں کی اقتدا میں نماز پڑھکر نکلتے ہوئے دیکھا۔ جب ہم خاص طور پر مغرب اور فجر کی نمازوں میں حرمین مقدسین میں جب نماز قریب الختم ہوتی ہے اپنی قیام گاہ سے مسجدِ حرمین مقدسین میں اپنی باجماعت نماز پڑھنے کے لئے نکلتے ہیں۔ تو اس وقت جماعت سے نماز پڑھکر نکلنے والوں کی بھیڑ میں دعوت اسلامی کے مبلغین کو دیکھا ہے۔ ہم نے ان ہری پگڑی والوں کو پکڑ کر پوچھا کہ کیا آپ لوگ حرمین مقدسین کے نجدی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتے ہیں؟ ''انہوں نے کہا کہ ہاں ہم پڑھ لیتے ہیں حضرت صاحب نے ہم کو اجازت دی ہے''۔

گوا کے سفر کے درمیان مجھے پتہ چلا کہ مجھ سے پہلے ناگپوری مفتی عبدالحلیم صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ ان سے یہی بات پوچھی گئی کہ دعوت اسلامی والے حرمین مقدسین میں نجدی اماموں کی اقتدا میں نماز پڑھ لیتے ہیں اسپر آپ کا کیا کہنا ہے۔ اسپر انہوں جواب دیا۔ جو مجھے بتایا گیا وہ اس طرح ہے کہ:..... ''بابو اصل میں ایسا ہے نا کہ روزآنہ سیکڑوں

لوگ دعوت اسلامی میں داخل ہوتے ہیں ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہے یا نہیں"۔

اسپر ہمارا کہنا ہے کہ شاید مفتی صاحب ایک کو دو صفر لگا کر کہتے ہیں یا انھیں ایسا ہی دکھائی دیتا ہے ایک کے سو دکھائی دیتے ہیں۔ اگر مفتی صاحب نے واقعی ایسی ہی بات کہی ہے تو ان کی یہ نہایت غیر ذمہ دارانہ بات ہے۔ ہمارا کہنا ہے کہ صرف تعداد دکھانے کے لئے آپ لوگ ایسوں کو داخل کر لیتے ہیں جو بنیادی طور پر عقائد کے احکام جانتے نہیں۔ اگر لوگوں نے ناواقفیت سے پڑھ لیا تو آپ لوگوں نے ان کی اصلاح کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا ہے؟ یہ عقیدہ اور ایمان کا سوال ہے۔ جبکہ حقیقت یہ بھی ہے کہ بانی جماعت الیاس عطار صاحب خود بھی نجدیوں کی اقتدا میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ پتہ نہیں مفتی صاحب کا کیا معاملہ ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دعوت اسلامی صرف سنتوں کے نام پر عقیدے اور ایمان کی حفاظت کی طرف سے صرف نظر کئے ہوئے ہے۔ صرف وہ اس میں لگی رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ الیاس عطار صاحب کی عقیدت لوگوں کے دلوں میں قائم کریں۔ چاہے لوگوں کا جیسا بھی عقیدہ و عمل ہو انھیں اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ اس میں الیاس عطار صاحب اور ان کے زرخرید غلام علماء ناگپور مفتی صاحب سمیت سب ہی گرفتار ہیں۔ یہ حقیقت بالکل ظاہر ہو چکی کہ الیاس عطار صاحب اور انکے زر خرید علماء مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان نہیں ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ جنوری فروری ۲۰۱۳ میں گوا کے دورے پر مجھ سے پہلے ناگپور کے میٹھے میٹھے مفتی عبدالحلیم صاحب پہنچے ہوئے تھے۔ لوگوں نے دعوت اسلامی کے بارے میں ان باز پرس کی کہ اتنی دلچسپی اور لگن سے دعوت اسلامی میں کیوں لگے ہوئے ہے جبکہ آپ دیوبندیوں کے رد وابطال میں مشہور تھے۔ انھوں نے کہا کہ:...

"بابو ایسا ہے کہ ہم نے زندگی میں اکثر اوقات رد وہابیت و دیوبندیت ہی کیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جب سے دعوت اسلامی قائم ہوئی ہزاروں کو سنتوں کا پیکر بنا دیا۔ شکل وصورت کو سنت کے ڈھانچے میں ڈھال دیا۔ کتنوں کو داڑھی رکھا دی۔ کتنوں نے گناہوں سے توبہ کیا۔" وغیرہ وغیرہ۔

اسپر ہمارا یہ کہنا ہے کہ جناب مفتی صاحب آپ نے خود کو نہیں پہچانا۔ مجھے معلوم ہے مفتی صاحب جس وقت آپ جانِ وہابیت پر آفت بنے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی حق گوئی اور للکار سے وہابیت و دیوبندیت کو سکتے میں ڈالدیا تھا۔ ارشاد اور طاہر گیاوی پناہ مانگتے تھے۔ حق کی للکار کا نام مفتی عبدالحلیم تھا۔ نہ جانے کتنے بہکے ہوؤں کو بددینوں کو صلح کلیوں کو آپ نے توبہ کروا تھا۔ انھیں مسلک اعلیٰ حضرت کا پابند بنایا تھا۔ یہ کم واقعات ہیں۔ اسکے باوجود آپ نے ان حالات کو نظر انداز کر دیا۔ اور یہ کہدیا کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اب آپ جس ماحول میں ہیں اس میں 'اَشِدَّاءُ عَلَی الکفار' کو جان بوجھ کر ترک کر دیا اور برخلاف میٹھے میٹھے ہو کر رہ گئے۔

تبلیغ اور سنتوں کے نام پر چند ناواقف جاہل، علم سے نابلد کو عقائد اور ایمان کی حقیقت کیا معلوم ہے۔ ان کو نظر انداز کر کے صرف ہری پگڑی پہنا دیکھ کر اور داڑھی رکھتا دیکھ کر اتنے بے خود ہو گئے کہ یہ سمجھ لیا اب ساری دنیا ہری ہری ہو گئی افسوس ہے۔ جب کہ آپ کے پچھلے زمانے میں اگر کوئی ایک بھی یا دو چار یا چند یا کئی ایسے لوگ جو ایمان وعقیدہ میں کمزور تھے۔ آپ کی دلائل و براہین سے پر تقریروں کو سن کر صحیح العقیدہ سنی بن گئے۔ آپ کی نجات کے لئے آخرت کا سامان مل گیا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

دی۔ الٰہی سنی مسلمان کے حواس مرتے وقت بھی ٹھیک رکھنا۔ آمین

(۱۱۱) آگے چل کر اور بھی عِنْدَ بیچارہ جوہر کر گیا ادھر تو 'عِنْدَ الْمِنْبَرِ' سے استدلال کیا۔ ادھر حدیث صحیح کا زخم نامندمل بھرنے کو 'علی باب المسجد' میں علی بمعنی عِنْدَ لیا اور اس کے وہی معنی لیے قریب۔ اب عِنْدَ اور قرب دونوں کے دونوں منبر و دروازہ دونوں کے لیے ہو گئے۔ وہی ایک ہی اذان ہے کہ 'عِنْدَ الْمِنْبَرِ' بھی اور 'عِنْدَ الباب' بھی۔ منبر و دروازہ دونوں کے قریب ہے۔ اور ثابت ہے کہ زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مسجدِ اقدس کا طول سو گز تھا اب اگر اذان منبر کے متصل تھی تو 'عِنْدَ' اور 'بین یدیہ' اور قرب تقریباً ستانوے گز تک پھیل گئے۔ ورنہ پچاس گز میں تو کلام نہیں۔

(۱۱۲) اور ہزاروں مسجدیں ہیں بلکہ اکثر وہی ہیں جن کا طول پچاس گز بھی نہیں تو ان میں بلا دغدغہ اذان بیرونِ مسجد پر 'عِنْدَ الْمِنْبَرِ' اور 'بَیْنَ یَدَی' اور قرب عرفی سب آپ ہی کے منھ صادق اور خرمے والی پچگزی میں تو چوترۂ صحن کے نیچے کی زمین اور اسکے بعد کی قبریں اور انکا چوترہ اور پھر خالی زمین اور اسکے بعد کا کنواں سب پھلانگنے پر بھی ابھی گزوں اور فصل کے لائق۔ تو جناب پہلے اپنی تسلیم اپنے گھر جاری کرائیں۔ منبر کے سامنے کنواں پھلنگوا کر اذان دلوائیں۔ نہ یہ کیونکر ہو کہ ابھی اہالی موالی سب بگڑ جائیں۔ الٹے لینے کے دینے پڑ جائیں۔

(۱۱۳) جب آپ اپنے گھر پر قادر نہیں تو اکابر پر کیوں منھ آتے ہیں کہ "باوجود علم اس پر توجہ نہ فرمائی"۔

(باقی آئندہ)

(باقی صفحہ ۵ کا).....

اسپر آپ کو خوشی اور ناز نہیں ہے؟ اب صرف چند جہلا کو ہر پگڑی، اور ڈھیلا ڈھالا لباس پہنا کر سمجھ گئے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ جملے صرف غلامیٔ عطار کے جذبے کے تحت نکل رہے ہیں۔ اس خول سے باہر آجایئے۔ میٹھا میٹھا پن اور ڈھیلا ڈھالا پن چھوڑ دیجئے پرانی روش پر لوٹ آیئے۔

مفتی صاحب آپکی جماعت دعوت اسلامی کے بارے میں حضرت تاج الشریعہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری نے جو فرمایا بالکل صحیح ہے۔ آپ ہی دیکھ لیجئے اگر آپ میں ہمت ہے تو رد کیجئے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:.....

"فی الوقع الیاس قادری (عطاری) کا طریقۂ کار غلط ہے۔ جسپر وہ باوجود فہمایش بسیار کے ہوتے ہوئے ان کی تحریک وجوہ مذکورہ بالا کی بنا پر نہایت مُشتبہ ہے لہذا اسکی اعانت اور اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں ہے۔ خود میرے پاس شہادت شرعیہ ہے کہ ایک شخص نے سیلانی (بریلی) کی مسجد میں خلاف مذہب اہلسنت تقریر کی وہ شخص دعوت اسلامی کا مبلغ تھا اور اس نے یہ تقریر دعوت اسلامی کے اجتماع میں کی۔ یہ بھی اطلاع باوثوق ذریعہ سے ملی کہ ایک جو تبلیغی جماعت میں گھومتا پھرتا ہے وہ انسان دعوت اسلامی کا بھی مبلغ بن گیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ دعوت اسلامی میں یہ بھی ہے کہ اسکے دستور میں مبلغ ہونے کے لئے مذہب اہلست و جماعت کا پابند ہونے کی شق نہیں ہے"۔

☆☆☆☆☆

www.sunniawaz.com
www.sunniawaz.net